# تہذیب الاحکام

<"xml encoding="UTF-8?>

تہذیب الاحکام شیخ الطائفہ کے لقب سے مشہور ابو جعفر محمد بن حسن طوسی (460 ھ۔1068 ء) کے حدیثی مجموعے کا نام ہے

۔اس کتاب کو امامیہ کی کتب اربعہ میں سے شمار کیا جاتا ہے ۔ شیخ طوسی نے اسے الاستبصار سے پہلے لکھا۔
اس مجموعے میں صرف فقہی احکام سے متعلق احادیث بیان کی گئی ہیں۔
تعارف
تہذیب الاحکام کو شیعہ مسلک کی معتبر حدیثی کتابوں میں سے ہی نہیں بلکہ کتب اربعہ میں سے گنا جاتا ہے۔ ہر زمانے میں علمائے تشیع اور فقہا اس کتاب کی اہمیت کے قائل رہے ہیں۔ اس کتاب میں فقہی احکام سے متعلق اہل بیت اطہار سے مروی روایات کو ذکر کیا گیا ہے۔ شیخ طوسی نے اس کتاب کو شیخ مفید کی کتاب المقنعہ کی توضیح میں لکھا۔ یہ کتاب فقہی روایات کے بیان کے ساتھ ساتھ اصولی، رجالی اور ان کے علاوہ مفید ابحاث پر مشتمل ہے۔
شیخ طوسی نے اس کتاب میں اصول دین سے مربوط ابحاث کی طرف اشارہ نہیں کیا ہے بلکہ اول سے لے کر آخر تک فروع دین سے متعلق یعنی طہارت سے کتاب دیات تک کے احکام کے متعلق احادیث آئمہ طاہرین سے ذکر کی ہیں۔ اس کتاب کے عناوین کی ترتیب شیخ مفید کی کتاب المقنعہ کے مطابق ہے۔ شیخ طوسی نے اس کتاب میں قرآنی آیات،احادیث متواتر، قرائن قطعیہ پر مشتمل احادیث اور اجماع مسلمین سے استدلال کیا ہے اور اصحاب کے درمیان مشہور روایات کو بھی ذکر کیا ہے۔ نیز مخالف روایات، ان کی جمع آوری، روایات کے ضعف سند اور عمل اصحاب کو بھی ذکر کیا ہے۔ یہ کتاب 393 ابواب و 13590 احادیث پر مشتمل ہے۔
کتاب کے آخر میں شیخ طوسی نے مشیخہ ذکر کیا ہے جس میں ان کتابوں کی سند ذکر کی ہے ہے جن سے اس کتاب میں احادیث نقل ہوئی ہیں۔ اس مشیخہ کی شروحات لکھی گئی ہیں جیسا کہ سید ہاشم توبلی نے تنبیہ الاریب و تذکرۃ اللبیب فی ایضاح رجال التہذیب کے نام سے شرح لکھی۔
وقت تالیف
شیخ مفید کے بارے میں کتاب کے مقدمے، پہلی جلد اور دوسری جلد کے آغاز میں "ایدہ اللہ" کی تعبیر استعمال کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کتاب کی تالیف کا کام شیخ مفید کے زمانۂ حیات میں شروع ہوا اور 413 ھ میں شیخ مفید کی وفات کے بعد کتاب کے تکمیل ہونے تک جاری رہا۔[1]
غرض تالیف
تہذیب الاحکام کے مقدمے[2] کے مطابق شیخ کے ایک دوست نے شیعہ احادیث کے مآخذوں میں متعارض روایات کی موجودگی کے متعلق بات کی اور مخالفین کی شدید تنقید اور بعض شیعوں کے جدا ہو جانے کا تذکرہ کیا اور آپ سے تقاضا کیا کہ شیخ مفید کی کتاب المقنعہ پر ایک بسیط شرح لکھی جائے کہ جس میں ہر مسئلہ کی قطعی، مستند اور مشہور دلیلیں بیان ہوں نیز باہم مخالف روایات اور ان کی جمع کا ذکر بھی کیا جائے اور متعارض احادیث کا ضعف بھی بیان ہو۔ پس تہذیب الاحکام حقیقت میں اس درخواست کے جواب میں لکھی

گئی ہے۔[3]
پہلی تالیف
تہذیب الاحکام شیخ طوسی کی پہلی تالیف ہے چونکہ اس کتاب میں کسی جگہ انہوں نے اپنے کسی کتاب کا نام نہیں لیا جبکہ اس کے بر عکس دوسری تالیفات میں اس تالیف کا نام لیا ہے [4]
استبصار[5] میں ان کی تحریر کے مطابق تہذیب الاحکام کی تالیف اور انتشار کے بعد استبصار کی تالیف کا کام شروع کیا اسی طرح العُدّۃ فی اصول الفقہ میں ان دونوں کتابوں کا ذکر کیا ہے۔[6] اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مذکورہ دونوں کتابوں کی تالیف کے بعد عدہ کی تصنیف کا آغاز کیا۔[7]
تعداد ابواب
شیخ طوسی اپنی کتاب الفہرست[8] میں اپنے حالات کے ذیل میں تہذیب کے 23 ابوابِ اصلی ذکر کرتے ہیں نیز کہتے ہیں کہ استبصار اور نہایہ بھی انہی ابحاث پر مشتمل ہیں لیکن شہادات و اطعمہ و اشربہ تہذیب میں مستقل عنوان کے تحت بیان نہیں ہوئے ہیں جبکہ باب زیارات تہذیب میں صرف ذکر ہوا ہے۔ اس بنا پر تہذیب 21 فقہی کتابوں کو شامل ہے۔
نجف سے چاپ ہونے والی تہذیب الاحکام 409 ابواب پر مشتمل ہے کہ جس میں تین جلدوں کے 28 ابواب تکراری ہیں اور احادیث کی تعداد 13988 ہے۔ لیکن محدث نوری،[9] کے مطابق ابواب کی تعداد 393 اور احادیث کی تعداد 13590 ہے۔ یہ تعداد کا اختلاف حقیقت میں بعض ابواب کو مستقل یا غیر مستقل شمار کی وجہ سے پیدا ہے۔
روش تألیف
ابتدائی طور پر یہ کتاب مقنعہ کی ایک کامل شرح کے عنوان سے جس میں قرآن، احادیث متواتر یا قطعی قرائن کے ساتھ احادیث، اجماع اور امامیہ کے درمیان مشہور احادیث اور متعارض احادیث کی تاویل اور ضعف کے بیان کی ترتیب کے مطابق لکھی گئی[10] طہارت کی بحث کا بیشتر حصہ اسی طرز پر لکھا گیا۔ کبھی کبھی متاخرین کی اصطلاح کے مطابق اجماع مرکب، اقوال مشائخ اور عقلی صورتوں سے بھی استناد کیا گیا ہے[11]۔ اہل سنت کی احادیث مرسلہ صورت میں ذکر ہوئی ہیں۔[12] اس کتاب میں مختلف ابحاث جیسے قرآنی، ادبی (صرف، نحو اور لغت) نیز اصولی ابحاث بہت نمایاں ہیں۔[13]
روش میں تبدیلی
اس روش کے مطابق کتاب کا حجم بہت بڑھ رہا تھا نیز کتاب حدیثی روش سے دور ہو رہی تھی لہذا مؤلف نے اپنی روش تحریر تبدیلی اختیار کی اور صرف شیعہ کی متعارض احادیث کے ذکر پر اکتفا کیا۔ پھر ارادہ کیا کہمقنعہکی ابحاث کا لحاظ کئے بغیر فقہی احادیث کو ذکر کریں یہی وجہ ہے کہ پہلی 3 جلدوں میں زیارات کے ابواب کا اضافہ کیا ہے۔[14] ہس اس بیان کی روشنی میں کہا جا سکتا ہے کہ تہذیب الاحکام دو مختلف روشوں کے تحت لکھی گئی ہے۔[15]
اہمیت
تہذیب الاحکام زیادہ تر فقہی احادیث پر مشتمل ہونے کی وجہ سے دوسری کتابوں میں ایک مخصوص حیثیت رکھتی ہے ۔
اہم حدیثی کتب مصنف متوفی تعداد احادیث توضیحات
المحاسن

احمد بن محمد برقی

274 ھ    تقریباً 2604    مختف عناوین کا مجموعۂ احادیث

کافی

محمد بن یعقوب کلینی

329 ھ    تقریباً 16000    اعتقادی، اخلاقی آداب اور فقہی احادیث

من لا یحضر الفقیہ

شیخ صدوق

381 ھ    تقریباً 6000    فقہی

تہذیب الاحکام

شیخ طوسی

460 ھ    تقریباً 13600    فقہی احادیث

الاستبصار فیما اختلف من الاخبار

شیخ طوسی    460 ھ    تقریباً 5500    احادیث فقہی

الوافی

فیض کاشانی

1091 ھ    تقریباً 50000    حذف مکررات کے ساتھ کتب اربعہ کی احادیث کا مجموعہ اور بعض احادیث کی شرح

وسائل الشیعہ

شیخ حر عاملی

1104 ھ    35850    کتب اربعہ اور اس کے علاوہ ستر دیگر حدیثی کتب سے احادیث جمع کی گئی ہیں

بحار الانوار

علامہ مجلسی

1110 ھ    تقریباً 85000    مختلف موضوعات سے متعلق اکثر معصومین کی روایات

مستدرک الوسائل

مرزا حسین نوری

1320 ھ    23514    وسائل الشیعہ کی فقہی احادیث کی تکمیل

سفینہ البحار

شیخ عباس قمی

1359ھ    10 جلد    بحار الانوار کی احادیث کی الف ب کے مطابق موضوعی اعتبار سے احادیث مذکور ہیں

مستدرک سفینہ البحار

شیخ علی نمازی

1405 ھ    10 جلد    سفینۃ البحار کی تکمیل

جامع احادیث الشیعہ

آیت اللہ بروجردی

1380 ھ 48342 شیعہ فقہ کی تمام روایات

میزان الحکمت

محمدی ری شہری

معاصر 23030 غیر فقہی 564 عناوین

الحیات

محمد رضا حکیمی

معاصر 12 جلد فکری اور عملی موضوعات کی 40 فصل

فقہی اہمیت

یہ کتاب فقہی اعتبار سے ایک فقیہ کو دوسری کتابوں سے بے نیاز کرتی ہے۔[16] جبکہ دیگر کتب اس خصوصیت سے خالی ہیں .[17] ابن طاووس[18] نےکافی و تہذیب کو فقہی لحاظ سے بزرگ ترین کتابوں میں سے شمار کیا ہے جبکہ علامہ حلّی[19] نے اسے علم فقہ کا اصل مآخذ اور اسے مقنعہ کے ہمراہ ایک بہت بڑا ذخیرہ قرار دیا ہے کہ جس سے فقیہ فائدہ حاصل کرتا ہے۔

فقہی کتابوں میں شیخ کی تہذیب میں نظر کو بعنوان فتوا بہت زیادہ نقل کیا جاتا ہے اور اس کے متعلق بہت بحث و تمحیص کی جاتی ہے۔[20] تہذیب میں شیخ طوسی کے بعض فتاوا کے قائلین بہت کم ہیں[21] بلکہ بعض اوقات تو تہذیب اور استبصار کے بعض فتاوا ان کی دوسری کتابوں سے باہمی اختلاف رکھتے ہیں۔[22]

حدیثی اہمیت

تہذیب الاحکام فقہی لحاظ کے علاوہ حدیثی لحاظ سے بھی نہایت اہم کی حامل ہے۔ فہارس کی کتب میں میں اس کا تعارف کرواتے ہوئے اس کی اس خصوصیت کی جانب اشارہ کیا جاتا ہے،[23] بعد میں لکھے جانے والی حدیثی کتب میں احادیث ذکر کرنے کے بعد اس کتاب کو بطور اصل ماخذ کے نقل کرتے ہیں [24]اس کتاب کی بہت زیادہ احادیث ابن طاووس کی کتب میں دیکھنے کو ملتی ہیں۔[25] ابن ادریس[26] نے اس کی ایک قابل توجہ تعداد کو انتخاب کرکے السرائر سرائر کے آخر میں ذکر کیا ہے۔

بعض اخباری علما شیخ طوسی کی العُدّة فی اصول الفقہ[27] ذکر کرنے والی بات کے حوالے سے تہذیب الاحکام کی تمام روایات کو دوسری کتب اربعہ کی مانند درست اور صحیح مانتے ہیں،[28] لیکن اس بات کی جانب توجہ کرتے ہوئے کہ شیخ طوسی نے خود تہذیب الاحکام میں روایات متعارض کے متعلق ضعیف کا حکم بیان کیا ہے، اخباریوں کا یہ کہنا درست نہیں ہے۔[29]

ضعف روایت کے اسباب

حدیث کا ظاہر قرآن و احادیث متواتر کے مخالف ہونا[30]

علمائے امامیہ کے اجماع کا کسی حدیث پر عمل نہ کرنا[31]

ایک راوی کی خبر کا ایک یا زیادہ افراد کی خبر سے متعارض ہونا[32]

کسی حدیث کا آئمہ طاہرین اور یقینی حکم شرعی کے مخالف ہونا[33]

اضطراب حدیث یعنی راوی کسی حدیث کو مختلف طرح سے نقل کرے[34]

ایک راوی کا دوسرے راوی سے مختلف روایت نقل کرنا[35]

تہذیب میں ضعیف روایات کی اقسام

مُضْمَر[36]
موقوف[37]
مرسل[38]
ایسی روایات جن کے راوی صحیح طور پر معلوم نہیں ہیں[39]
شاذ یا نادر روایات [40]
وہ روایات جن کے راوی ضعیف یا غالی یا عامہ یا زیدیہ ہیں۔[41]
اسناد
شیخ طوسی نے تالیف کی روش تبدیل کرنے کے بعد اسناد کو کتاب میں اصل مآخذی کتاب کے مصنف کے نام سے شروع کیا اور اس تک اپنے سلسلے کو مکمل کرنے کیلئے مشیخہ کے عنوان کو کتاب کے آخر میں اضافہ کیا ہے اور اس کی مزید تفصیل کی صورت میں اپنی کتاب فہرست کی طرف ارجاع دیا ہے [42] ابتدائی طور پر یہ محسوس ہوتا ہے کہ شیخ طوسی نے بلا واسطہ کتاب کے راوی سے نقل کیا ہے اس سے حدیث کو لیا ہے لیکن بہت سے قرائن سے پتہ چلتا ہے کہ شیخ طوسی نے ایک واسطے سے یا ایک سے واسطوں کے ذریعے قدیمی کتابوں سے احادیث نقل کی ہیں اور مصادر کے مشہور ہونے کی وجہ سے ان کا نام لئے بغیر ذکر کیا ہے۔
مصادر کتاب
تہذیب الاحکام کے اہم ترین مصادر اور مآخذ میں سے کلینی کی کافی ہے۔ کلینی کے نام سے شروع ہونے والی احادیث کے علاوہ بہت سی احادیث کلینی کے مشائخ سے کسی واسطے کے بغیر یا کلینی کے واسطے کے ساتھ یاکافی کی اسناد میں موجود افراد سے احادیث نقل کی ہیں۔[43]
شیخ صدوق کی کتاب من لایحضرہ الفقیہ دوسرا مآخذ ہے۔[44]
تہذیب الاحکام اور الاستبصار کا باہمی موازنہ
شیخ طوسی نے تہذیب الاحکام کے بعد کتاب الاستبصار فیما اختلف من الاخبار لکھی ہے لیکن استبصار اور تہذیب چند جہت سے آپس میں مختلف ہیں:
ظاہری طور پر متعارض روایات جمع کی گئ ہیں لیکن اس کتاب کی ترتیب تہذیب سے کوئی فرق نہیں رکھتی ہے۔
ایک لحاظ سے استبصار کی تمام روایات تہذیب میں مذکور ہوئی ہیں۔ لیکن دونوں کتابوں کی روایات کی اسناد میں تفاوت موجود ہے:
استبصار کی پہلی جلد میں 200 سے زیاد احادیث منقول ہیں کہ جن کی اسناد مکمل طور پر تہذیب میں ذکر ہوئی ہے لیکن استبصار میں سند کے بغیر ذکر ہوئی ہیں۔[45]
تہذیب کی پہلی جلد اکثر شیخ مفید سے احادیث منقول ہیں جبکہ استبصار میں متعد روات سے مذکور ہیں خاص طور پر اگر شیخ مفید کے طریق میں کسی قسم کی کمی مثلا واسطہ یا تعدد راویان وغیرہ پایا جاتا ہے۔[46]
استبصار کی احادیث کے بیشتر مآخذ وہی تہذیب الاحکام کے مآخذ ہیں اور بہت کم موارد میں تہذیب کے علاوہ دیگر مآخذ آئے۔[47]
استبصار میں توضیح یا تفسیر حدیث اور رفع تعارض کی روش تہذیب الاحکام کی طرح ہی ہے ہر چند اس کتاب میں تہذیب کی نسبت تعبیریں مختلف استعمال ہوئی ہیں۔[48]
دیگر کتب حدیث سے مقائسہ

| اہم حدیثی کتابیں | مؤلف | متوفا | تعداد احادیث | توضیحات |
|---|---|---|---|---|
| المحاسن | احمد بن محمد برقی | 274ھ | 2604 | مختلف عناوین کا مجموعۂ احادیث |
| کافی | محمد بن یعقوب کلینی | 329ھ | 16000 | اعتقادی، اخلاقی آداب اور فقہی احادیث |
| من لا یحضر الفقیہ | شیخ صدوق | 381ھ | 6000 | فقہی |
| تہذیب الاحکام | شیخ طوسی | 460ھ | 13600 | فقہی احادیث |
| الاستبصار فیما اختلف من الاخبار | شیخ طوسی | 460ھ | 5500 | احادیث فقہی |
| الوافی | فیض کاشانی | 1091ھ | 50000 | حذف مکررات کے ساتھ کتب اربعہ کی احادیث کا مجموعہ اور بعض احادیث کی شرح |
| وسائل الشیعہ | شیخ حر عاملی | 1104ھ | 35850 | کتب اربعہ اور اس کے علاوہ ستر دیگر حدیثی کتب سے احادیث جمع کی گئی ہیں |
| بحار الانوار | علامہ مجلسی | 1110ھ | 85000 | مختلف موضوعات سے متعلق اکثر معصومین کی روایات |
| مستدرک الوسائل | مرزا حسین نوری | 1320ھ | 23514 | وسائل الشیعہ کی فقہی احادیث کی تکمیل |
| سفینہ البحار | شیخ عباس قمی | 1359ھ | 10 جلد | بحار الانوار کی احادیث کی الف با کے مطابق موضوعی اعتبار سے احادیث مذکور ہیں |
| مستدرک سفینہ البحار | شیخ علی نمازی | 1405ھ | 10 جلد | سفینۃ البحار کی تکمیل |

جامع احادیث الشیعہ

آیت اللہ بروجردی

1380ھ 48342 شیعہ فقہ کی تمام روایات

میزان الحکمت

محمد ری شہری

معاصر 23030 غیر فقہی 564 عناوین

الحیات

محمد رضا حکیمی

معاصر 12 جلد فکری اور عملی موضوعات کی 40 فصل

شروحات اور حواشی

آقا بزرگ طہرانی نے تہذیب الاحکام کی سولہ (16) شرحوں اور بیس (20) حاشیوں کو ذکر کیا ہے۔[49]

دوسری کتب میں ان کے علاوہ اور کتابوں کے نام بھی مذکور ہوئے ہیں جیسے حواشی شیخ احمد احسائی[50]

کتب اربعہ پر حواشی میر داماد [51] اور جامع الحواشی[52]

تہذیب کے مشیخے پر یا من لایحضرہ الفقیہ کے ہمراہ شروح بھی لکھی گئیں جیسے حدیقۃ الانظار تالیف محمد علی بن قاسم آل کشکول[53] رسالۃ فی الجمع بین احادیث باب الزیادات من التہذیب جو شیخ احمد احسائی کی تالیف نیز ایک طرح کی شرح ہے۔[54]

ان شروح اور حواشی میں سے صرف ملاذ الاخیار کہ جو تالیف علامہ مجلسی ہے وہ سولہ (16) جلدوں میں چھپا ہے وہ تہذیب پر ایک مکمل شرح ہے۔[55] اس شرح میں بہت سے مطالب دوسری شروحات مثلا شرح محمد تقی مجلسی و عبداللہ تستری نقل ہوئے ہیں۔[56]

ترجمے اور خلاصے

ترجمۂ تہذیب الاحکام: مترجم محمد تقی گیلانی[57]

ترجمۂ تہذیب الاحکام: مترجم محمدیوسف گورکانی[58]

مختصر مزار کتاب التہذیب: تالیف محمد جاوجانی[59]

گزیدہ تہذیب: (خلاصۂ تہذیب) تالیف محمد باقر بہبودی

تنبیہ الاریب و تذکرۃ اللبیب فی ایضاح رجال التہذیب: تالیف سید ہاشم بحرانی

انتخاب الجید من تنبیہات السید: خلاصۂ تہذیب تالیف حسن دمستانی[60]

رسالہ فی اسانید التہذیب: تالیف فخر الدین طُرَیحی[61]

تصحیح الاسانید: تالیف میرزا محمد بن علی اردبیلی (مؤلف جامع الرواۃ)[62]

ترتیب اسانید کتاب التہذیب: تالیف آیت اللہ حاج آقا سید حسین طباطبائی بروجردی اہم ترین تالیف ہے جس کے خطاط کا نام حسن نوری ہمدانی ہے جس کی پہلی تحریر بنام تنقیح اسانید التہذیب چاپ ہوئی ہے۔

خطی نسخہ جات

اس کا اصلی ترین خطی نسخہ آپ کے پوتوں آل طاؤوس کے اختیار میں تھا۔[63]

مؤلف کے ہاتھ کا لکھا ہوا نسخہ جسے بیٹے نے باپ کے پاس قرآت کیا وہ علی بن محمد بیاضی کے پاس تھا۔[64]

تہذیب کے پہلے جزو کا خطی نسخہ کتابخانۂ علامہ سید محمد حسین طباطبائی میں محفوظ تھا اس نسخے کے

مالکان میں ایک شیخ بہائی کا ہمعصر تھا، شیخ بہائی اسے مؤلف کے ہاتھ کا لکھا ہوا سمجھتے تھے۔[65]
تہذیب کے بہت سے خطی نسخے اسلامی کتابخانوں میں موجود ہیں۔[66]

قدیمی ترین نسخہ

تہذیب کا قدیمی ترین خطی نسخہ جس کی تاریخ کتابت: 575 ہے۔ وہ ایران کے شہر قم میں آیت اللہ سید محمد رضا گلپائیگانی کے کتابخانے میں موجود ہے۔ یہ نسخہ چوتھی اور پانچویں جلد کے کچھ حصے پر مشتمل ہے۔[67]

طباعت

کتاب تہذیب الاحکام پہلی مرتبہ دو رحلی جلدوں میں احمد شیرازی و باقر قوچانی کی تصحیح کے ساتھ 1317 و 1318 شمسی میں چھپی۔
وزیری سائز کے اندر دس (10 جلدوں) میں ایک مرتبہ سید حسن موسوی خرسان کی تصحیح کے ساتھ نجف سے چھپی دیگر محمد جعفر شمس الدین کی تصحیح کے ساتھ چاپ بیروت ہے۔ نیز علی اکبر غفاری کی تصحیح کے ساتھ چاپ تہران ہے۔

حوالہ جات

1. شبیری، مصادر ...، ص۱۸۶
2. ج۱، ص۲-۳
3. عابدی، ص۳۳ - ۳۵
4. طوسی، النہایہ، ص۲۳۵، ۲۴۳؛ طوسی، الجمل و العقود، ص۱٦٠؛ طوسی، کتاب الخلاف، ج۴، ص۱۵، ۱۱۰؛ طوسی، المبسوط، ج۱، ص۳۵٦، ج۷، ص۱۲۳؛ طوسی، التبیان، ج۳، ص۱۲۱؛ طوسی، تہذیب الاحکام، ج۱، ص۲، ۱۰، ۱۴، ۱۳۳، ۱۳۷، ۱۵۵، ۱۷۵
5. ج ۱، ص۲-۳
6. طوسی، العدہ، ج۱، ص۱۳۷
7. مدیر شانہ چی، ص۱۴۰
8. الفہرست، ص۴۴۷
9. نوری، ج۶، ص۴۱۵
10. طوسی، تہذیب الاحکام، ج۱، ص۳
11. طوسی، تہذیب الاحکام، ج۱، ص۲۵، ۲۹، ۷۵، ۹۵، ۲۹۰، ۲۹۴
12. طوسی، تہذیب الاحکام، ج۱، ص٦۳، ۸۳ - ۸۴، ۹٦
13. شبیری، مصادر ...، ص۱۷۹-۱۸۷
14. طوسی، تہذیب الاحکام، ج۱۰، مشیخہ، ص۴
15. شبیری، چہار مقالہ، ص۱۸۱-۱۸۴
16. ج ۳، ص۲۲۹
17. نوری، ج۳، ص۱٦۹، ج٦، ص۱۳؛ جزائری، عبداللہ، ص۲۱۵
18. فتح الابواب، ص۲۹۲
19. مختلف الشیعہ، ج۲، ص۳۵۵

20. ابن ادریس حلّی، ج۱، ص۳۳۴ـ ۳۳۵؛ نیلی، ص۹، ۱۱؛ محقق حلّی، ج۱، ص۳۴، ۴۳، ۵۵؛ آبی، ج۱، ص۴۸، ۶۰، ۱۰۸؛ حلّی، منتهی المطلب، ج۱، ص۲۹، ۵۶؛ حلی، تذکرة الفقها، ج۲، ص۳۲۵، ج۴، ص۱۳۰؛ شهید اول، الدروس، ج۱، ص۱۰۳، ۲۰۱
21. حلی، مختلف الشیعه، ج۱، ص۳۳۹، ج۲، ص۳۸، ج۳، ص۳۱۰؛ فخرالمحققین، ج۱، ص۷۳
22. حلی، مختلف الشیعه، ج۱، ص۴۰۸ـ۴۰۹
23. طوسی، الفهرست، ص۴۴۷
24. طبرسی، ج۱، ص۱۳۲، ۱۳۷
25. کولبرگ، ص۵۵۰
26. ج ۳، ص۶۲۸ـ۶۳۲
27. ج ۱، ص۱۳۷
28. فیض کاشانی، ج۱، ص۲۳ـ۲۴
29. خویی، ج۱، ص۹۵ ـ ۹۷
30. ج ۴، ص۱۷۶ـ۱۷۷
31. ج ۱، ص۱۵۷، ۲۱۹
32. ج ۱، ص۲۴۲، ج۲، ص۱۷۸
33. ج ۱، ص۹۳ـ۹۴، ج۴، ص۱۷۶
34. ج ۱، ص۲۰۱، ج۲، ص۲۱۳
35. ج ۲، ص۷۵، ج۷، ص۲۷۸
36. ج ۱، ص۱۶
37. ج ۸، ص۴، ۳۱
38. ج ۱، ص۳۵
39. ج ۱، ص۱۹۶
40. ج ۱، ص۱۸
41. ج ۴، ص۳۱۶ و ج۷، ص۱۰۱ و ج۹، ص۲۰۴
42. طوسی، تهذیب الاحکام، ج۱۰، مشیخه، ص۸۸
43. طوسی، تهذیب الاحکام، ج۱۰، ص۲ـ۳
44. طوسی، تهذیب الاحکم، ج۱، ص۴۵۹ـ۴۶۰، ج۲، ص۱۱۳ـ ۱۱۴، ۱۹۵، ۳۶۴، ج۴، ص۱۷۱، ج۵، ص۴۴۰ـ۴۴۱، ج۷، ص۱۵۵
45. طوسی، استبصار، ج۱، ص۱۶، حدیث ۱، ص۱۷
46. استبصار، ج۱، ص۷۳
47. طوسی، استبصار، ج۳، ص۱۳
48. طوسی، استبصار، ج۱، ص۱۴ـ۱۶
49. ج ۱، ص۳۰۷، ج۴، ص۵۰۵ ـ۵۰۷، ج۶، ص۵۱ـ۵۳، ۲۵۷، ج۱۳، ص۱۵۶ـ۱۵۹، ج۱۶، ص۱۸
50. بحرانی، علی ص۴۱۲

51. مجلسی، بحار الانوار، ج۱۱۰، ص۴
52. آقا بزرگ طهرانی، ج۵، ص۵۱
53. حسینی اشکوری، اجازات الحدیث ...، ص۱۵۷
54. آقا بزرگ طهرانی، ج۱۱، ص۱۶۴
55. آقا بزرگ طهرانی، ج۲۲، ص۱۹۱
56. مجلسی، ملاذ الاخیار، ج۱، ص۴۳
57. مجلسی، حیدرعلی، ص۲۶۷
58. آقا بزرگ طهرانی، ج۴، ص۹۲
59. آقا بزرگ طهرانی، ج۲۰، ص۲۰۸
60. مدیر شانه چی، تاریخ حدیث، ص۱۴۶
61. آقا بزرگ طهرانی، ج۱۱، ص۶۴
62. آقا بزرگ طهرانی، ج۴، ص۱۹۳
63. ابن طاووس، الاقبال بالاعمال الحسنه، ص۲۵
64. مجلسی، بحار الانوار، ج۱۰۷، ص۲۲۳
65. طوسی، الجمل و العقود، ص۳۹۰ـ۳۹۳
66. شهرستانی، ص۱۰۴ـ۱۱۳
67. مدیر شانه چی، ص۱۴۵

مآخذ


آبی، حسن بن ابی طالب، کشف الرموز فی شرح المختصر النافع، چاپ علی پناه اشتهاردی و حسین یزدی، قم، ۱۴۰۸ـ۱۴۱۰ق.

آقا بزرگ طهرانی، الذریعه

ابن ادریس حلّی، کتاب السرائر الحاوی لتحریر الفتاوی، قم، ۱۴۱۰ـ۱۴۱۱ق.

ابن طاووس، علی بن موسی، الاقبال بالاعمال الحسنه چاپ فضل الله نوری، چاپ افست، ۱۳٦٧ ش.

ایضا، فتح الابواب بین ذوی الالباب و بین رب الارباب فی الاستخارات، چاپ حامد خفاف، قم، ۱۴۰۹ق.

بحرانی، علی بن حسن، انوار البدرین فی تراجم علماء القطیف و الاحساء و البحرین، چاپ محمد علی محمد رضا طبسی، چاپ افست قم، ۱۴۰۷ق.

جزایری، عبدالله، الاجازة الکبیرة، چاپ محمد سمامی حائری، قم، ۱۴۰۹.

حسینی اشکوری، اجازات الحدیث التی کتب ہا شیخ المحدثین و محیی معالم الدین المولی محمد باقر المجلسی الاصبهانی، قم، ۱۴۱۰ق.

حلّی، تذکرة الفقهاء، قم، ۱۴۱۴ق.

ایضا، مختلف الشیعه فی احکام الشریعه، قم، ۱۴۱٧ـ۱۴۱۹ق.

ایضا، منتهی المطلب فی تحقیق، مشهد، ۱۴۱۲ق.

خوئی، معجم رجال الحدیث، بیروت، ۱۴۰۳ق.

شبیری، محمد جواد، چهار مقاله، در مقالات فارسی،ش ۵۵، کنگره جهانی هزاره شیخ مفید، قم، ۱۳٧۲ ش.

شبیری، محمد جواد، مصادر الشیخ الطوسی فی کتابه تهذیب الاحکام، علوم الحدیث، سال ۳،ش ٦.
شهرستانی، نسخه های خطی مؤلفات شیخ طوسی در کتابخانه ملی ملک، در یادنامه شیخ طوسی، ج۱، دانشگاه مشهد، مشهد، ۱۳۴۸ ش.
شهیداول، الدروس الشرعیه فی فقه الامامیه، قم، ۱۴۱۲ـ۱۴۱۴ق.
طبرسی، مکارم الاخلاق، چاپ علاء آل جعفر، قم، ۱۴۱۶ق.
طوسی، الاستبصار فیما اختلف من الاخبار، چاپ حسن موسوی خرسان، تهران، ۱۳۹۰ق.
ایضا، التبیان فی تفسیر القرآن، چاپ احمد حبیب قصیر عاملی، بیروت.
ایضا، تهذیب الاحکام، چاپ حسن موسوی خرسان، نجف، ۱۳۷۸ـ۱۳۸۲ق.
ایضا، الجمل و العقود فی العبادات، چاپ محمد واعظ زاده خراسانی، مشهد، ۱۳۴۷ش.
ایضا، العدة فی اصول الفقه، چاپ محمد رضا انصاری قمی، قم، ۱۳۷٦ ش.
ایضا، کتاب الخلاف، قم، ۱۴۰۷ـ۱۴۱۷ق.
ایضا، المبسوط فی فقه الامامیه، چاپ محمد تقی کشفی، تهران، ۱۳۸۷ش.
النهایه فی مجرد الفقه و الفتاوی، بیروت، ۱۳۹۰ق.
عابدی، شیوه شیخ طوسی در تهذیب الاحکام، آینه پژوهش، سال ۹،ش ۱.
فخر المحققین، ایضاح الفوائد فی شرح اشکالات القواعد، چاپ حسین موسوی کرمانی، علی پناه اشتهاردی، و عبدالرحیم بروجردی، قم، ۱۳۸۷ـ۱۳۸۹.
فیض کاشانی، کتاب الوافی، چاپ ضیاء الدین علامه اصفهانی، اصفهان، ۱۳٦۵ـ۱۳۷۴ ش.
کولبرگ، کتابخانه ابن طاووس و احوال و آثار او، ترجمه علی قرائی و رسول جعفریان، قم، ۱۳۷۱ ش.
مجلسی، حیدر علی، رساله انساب خاندان مجلسی، چاپ علی دوانی، تهران، ۱۳۷۰ ش.
مجلسی، محمد باقر، بحارالانوار، تهران، ۱۳۸۰ش.
مجلسی، ملاذ الاخیار فی فهم تهذیب الاخبار، چاپ مهدی رجائی، قم، ۱۴۰٦ـ۱۴۰۷ق.
محقق حلّی، المعتبر فی شرح المختصر، قم، ۱۳٦۴ ش.
مدیر شانه چی، تاریخ حدیث، تهران، ۱۳۷۷ ش.
نجاشی، فهرست اسماء مصنّفی الشیعه معروف بنام رجال النجاشی، چاپ موسی شبیری زنجانی، قم، ۱۴۰۷ق.
نوری، خاتمه مستدرک الوسائل، قم، ۱۴۱۵ـ۱۴۲۰ق.
نیلی، نزهه الناظر فی الجمع بین الاشباه و النظائر، چاپ احمد حسینی و نورالدین واعظی، نجف، ۱۳۸٦ق.